REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ ۔ فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۳۰ ربیع الثانی ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ "

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۳۰ تبوک ۱۳۴۱ھ ش ۔ ۳۰ ستمبر ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۲۲۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲۹ ستمبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی ۔ رات نیند آ گئی ۔ اس وقت بھی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کر لیں خواہ دو رکعت ہی پڑھ لیا کریں

اس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے کیونکہ وہ سچے درد اور جوش سے نکلتی ہیں

"جو خدا تعالیٰ کے حضور تضرع اور زاری کرتا ہے اور اس کے حدود و احکام کو عظمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس کے جلال سے ہیبت زدہ ہو کر اپنی اصلاح کرتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ضرور حصہ لے گا ۔ اس لئے ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کر لیں جو زیادہ نہیں وہ دو ہی رکعت پڑھ لے کیونکہ اس کو دعا کرنے کا بہر حال موقعہ مل جائے گا ۔ اس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص تاثیر ہوتی ہے کیونکہ وہ سچے درد اور جوش سے نکلتی ہیں جب تک ایک خاص سوز اور درد دل میں نہ ہو ۔ اس وقت تک ایک شخص خواب راحت سے بیدار کب ہو سکتا ہے ؟ پس اس وقت کا اٹھنا ہی ایک درد دل پیدا کر دیتا ہے جس سے دعا میں رقت اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے ۔ اور یہی اضطراب اور اضطرار قبولیت دعا کا موجب ہو جاتے ہیں لیکن اگر اٹھنے میں سستی اور غفلت سے کام لیتا ہے تو ظاہر ہے کہ وہ درد اور سوز دل میں نہیں کیونکہ نیند تو غم کو دور کر دیتی ہے لیکن جبکہ نیند سے بیدار ہوتا ہے تو معلوم ہوا کہ کوئی درد اور غم نیند سے بھی بڑھ کر ہے جو بیدار کر رہا ہے ۔ پھر ایک اور بات بھی ضروری ہے جو ہماری جماعت کو اختیار کرنی چاہیئے اور وہ یہ ہے کہ زبان کو فضول گوئیوں سے پاک رکھا جاوے زبان وجود کی ڈیوڑھی ہے اور زبان کو پاک کرنے سے گویا خدا تعالیٰ وجود کی ڈیوڑھی میں آ جاتا ہے ۔ جب خدا تعالیٰ ڈیوڑھی میں آ گیا تو پھر اندر آنا کیا تعجب ہے ؟

پھر یاد رکھو کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد میں دانستہ ہرگز غفلت نہ کی جاوے جو ان امور کو مدنظر رکھ کر دعا سے کام لے گا یا یوں کہو کہ جسے دعا کی توفیق دی جاوے گی ہم یقین رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس پر اپنا فضل کرے گا اور وہ بچ جاوے گا ۔ ظاہری تدابیر صفائی وغیرہ کی منع نہیں ہیں بلکہ "بر توکل زانوئے اشتر بہ بند" پر عمل کرنا چاہیئے جیسے کہ ایاک نعبد و ایاک نستعین سے معلوم ہوتا ہے مگر یاد رکھو کہ اصل صفائی وہی ہے جو فرمایا ہے قد افلح من زکٰھا ۔ ہر شخص اپنا فرض سمجھ لے کہ وہ اپنی حالت میں تبدیلی کرے ۔"

الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۲ء

محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۹ ستمبر ۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کو کل بخار ۱۰۰ درجہ تک رہا ۔ درد گردہ کی تکلیف ابھی چل رہی ہے ۔ جس کی وجہ سے طبیعت میں بے چینی کی شکایت ہے ۔

احباب جماعت توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ بیگم صاحبہ موصوفہ کو اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے ۔ آمین

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی صحت

ربوہ ۲۹ ستمبر ۔ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی طبیعت پہلے سے قدرتاً اچھی ہے سہارے سے دو چار قدم چلایا بھی جاتا ہے ۔ احباب جماعت شفائے کامل و عاجل کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۹ ستمبر ۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی ۔ آپ نے "الفضل" مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۶۲ء میں سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۰ مئی ۱۹۴۹ء پڑھ کر سنایا ۔

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ ستمبر ۶۲ء

لباس اور فیشن پرستی

"سادہ زندگی" کے لحاظ سے اگرچہ کھانے پینے کو پہلے رکھا گیا ہے تاہم "لباس" ایک ایسی چیز ہے جس میں "سادگی" اختیار کرنے کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ کھانے پینے میں ایک مسلمان جو خرچ کرتا ہے وہ ایک لحاظ سے اس کے ذاتی مزاج پر منحصر ہوتا ہے اگرچہ بعض اوقات دعوتوں کے موقع پر بے حد فضول خرچی کی جاتی ہے مگر لباس میں بھی گو انسان ایک حد تک اپنے مزاج ہی کے مطابق عمل کرتا ہے مگر بہت کچھ دوسروں کا بھی اثر پڑتا ہے۔ یہ جو مشہور مثل ہے کہ خربوزہ خربوزہ کو دیکھ کر رنگ پکڑتا ہے۔ اس کا اطلاق لباس پر ہی ہوتا ہے۔ عام طور پر آپ دیکھیں گے کہ انسان میں لباس کے متعلق تفاخر کا مادہ دوسری باتوں کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ ایک آدمی کوئی خاص قسم کا لباس بنواتا ہے تو دوسرا بھی ویسا ہی بنوا لیتا ہے تاکہ وہ دوسرے کو دکھائے کہ وہ بھی ایسا لباس بنوا سکتا ہے۔ اسی کا نام فیشن پرستی ہے۔

آج دنیا میں ہر جگہ فیشن پرستی کا رواج بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اگرچہ فیشن دولتمندوں کے چوچلے ہوتے ہیں پھر بھی متوسط الحال لوگ بھی فیشن کی پابندی کرنے میں دولتمندوں سے پیچھے نہیں رہتے بلکہ غرباء بھی اپنی حد وسعت تک اس سے متاثر ہوتے ہیں اور مردوں کی نسبت عورتیں زیادہ فیشن پرست ہوتی ہیں۔

جہاں تک زینت کا تعلق ہے اسلام اس سے منع نہیں کرتا مگر لباس میں فیشن کے نام سے جو اسراف کیا جاتا ہے وہ نہ صرف اسلام کے نزدیک قابل اعتراض ہے بلکہ قومی لحاظ سے بھی سخت نقصان رساں ہے۔ کھانے پینے میں خواہ کتنا اسراف کیا جائے اس کے کچھ حدود ہیں لیکن فیشن پرستی کے کوئی حدود نہیں۔ آپ جتنے لباس چاہیں بنواتے چلے جائیں روز نیا نیا فیشن منظر عام پر آتا رہتا ہے۔ جن ملکوں میں فیشن پرستی کا مرض زیادہ ہے مثلاً فرانس اور امریکہ ان کا تو یہ حال ہے کہ گھنٹے گھنٹے کے بعد عورتوں کے فیشن بدلتے رہتے ہیں۔ ایک عورت آج ایک فیشن کا لباس خریدتی ہے تو دوسرے دن فیشن بدل جانے کی وجہ سے وہ بیکار ہو جاتا ہے اور اونے پونے بھی فروخت نہیں ہو سکتا کیونکہ فیشن بدل گیا ہوتا ہے۔

الغرض فیشن پرستی ایک نہایت مہلک مرض ہے جو شاید شراب خوری کے دوسرے درجہ پر سمجھنا چاہیئے۔ شراب خوری تو اکثر شراب پینے والوں کے نزدیک بھی ایک برائی سمجھی جاتی ہے مگر فیشن میں شراب خوری سے بڑھ کر یہ برائی بھی ہے کہ اس کو دولتمند لوگ برائی نہیں سمجھتے وہ اس کو نفاست پسندی اور دوسرے اس قسم کے جذبات سے نامزد کرتے ہیں اور اس میں مگن رہتے ہیں۔ اس طرح یہ مرض ذاتی اور ملکی نقطہ نظر سے بھی زیادہ مہلک ہے اس کے لئے ملکی اقتصادی لحاظ سے ایک یہ جواز سمجھا جاتا ہے کہ ملکی صنعت میں ترقی ہوتی ہے۔ یہ محض ایک مغالطہ ہے۔ ہمارے ایسے پسماندہ ممالک میں لباس وغیرہ آرائش و زیبائش کا سامان اکثر بیرونی ملکوں سے آتا ہے۔ وہ ہوشیار ممالک خام مال ہم سے سستا خرید کر صنعت کاری سے بیس بیس گنا دام ہم سے ہی وصول کر لیتے ہیں۔ اس طرح ہمارے لئے ملکی اقتصادیات کے لحاظ سے بھی فیشن پرستی ایک نہایت خطرناک چیز ہے سچ پوچھئے تو اس قسم کی نفاست پسندی بھی ایک طرح کی لعنت ہے جو اچھی زندگی گذارنے میں ممد و معاون نہیں ہوتی بلکہ اس میں رکاوٹ کا باعث ہوتی ہے۔

فیشن پرستی کا ایک سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ اس میں وقت ضائع ہوتا ہے۔ آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ آپ اہل و عیال کے ساتھ کہیں جا رہے ہیں آپ دو منٹ میں کپڑے پہن کر تیار ہو جاتے ہیں مگر محترمہ ابھی یہ سوچ رہی ہوتی ہے کہ وہ کونسا جوڑا زیب تن کریں۔ دسوں جوڑے ٹرنکوں میں پڑے ہیں مگر محترمہ کو کوئی پسند ہی نہیں آ رہا۔ اور بار بار یہ شکایت ہو رہی ہے کہ کوئی ڈھنگ کا جوڑا ہو تو پہنوں۔ پندرہ بیس منٹ تو اسی میں لگ جاتے ہیں بہت ممکن ہے کہ ناپسندیدگی کا جذبہ جانے سے انکار پر ہی منتج ہو جائے اور جانے کا پروگرام ہی ملتوی ہو جائے۔

الغرض لباس بجائے ایک ضرورت کے تکلف اور بجائے ایک رحمت کے لعنت بن گیا ہوا ہے اور ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس کی زیادہ تر ذمہ دار عورتیں ہیں۔ اور ایک حد تک وہ مرد ہیں جو خود بھی فیشن کے دلدادہ ہوتے ہیں۔ یہ ٹھیک ہے کہ "الناس بالملبس"

کے رو سے اپنی وسعت کے لحاظ سے اچھا لباس پہننا چاہیئے مگر آج کل لباس پر جس طرح روپیہ خرچ کیا جا رہا ہے یہ ایک مصیبت ہے ہر احمدی مرد اور عورت کو اس سے بچنا چاہیئے۔

لباس کے ساتھ اس کے دوسرے لوازمات بھی ہیں جن کو مختصراً انگریزی میں "میک اپ" کہا جاتا ہے۔ افسوس ہے کہ "میک اپ" کا فیشن بہت بڑھتا جا رہا ہے یہ چیز سادہ زندگی کے لحاظ سے زہر قاتل کا حکم رکھتی ہے۔ بے فائدہ چیزوں پر بے تحاشا روپیہ صرف کیا جاتا ہے جن کا انسانی صحت پر بھی کوئی اچھا اثر نہیں پڑتا۔ اور سب سے بڑی برائی جو ایک احمدی خاتون کو محسوس کرنی چاہیئے یہ ہے کہ اس میں ناحق فالتو خرچ اٹھتا ہے جو ایک الٰہی جماعت کے فرد کے لئے بڑے سے بڑے گناہ کے برابر ہے۔ حیرانی کی بات ہے کہ ایک خاتون کو جس کو پانچ وقت نماز کے لئے وضو کرنا ضروری ہے ایسی چیزوں کا استعمال ہی کس طرح راس آ سکتا ہے۔

اگرچہ خود ہمارے ملکوں میں بھی تزئین کا رواج قدیم سے چلا آیا ہے اور ایک حد تک تزئین بوقت ضرورت اچھی ہے لیکن فیشن کا مہلک مرض دراصل مغربی ممالک کا آوردہ ہے اور وہ اب کمال کی حد تک پہنچ کر اس سے اکتاتے ہوئے نظر آتے ہیں چنانچہ یورپ اور امریکہ میں ایسی تحریکیں جاری ہو رہی ہیں جو فیشن اور میک اپ کے خلاف ہیں اور ان میں ایک طبقہ ایسا پیدا ہو رہا ہے جو سادہ لباس اور سادہ رہائش کا پابند ہوتا جا رہا ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ یورپ ایسے ممالک میں بھی کام کرنے والے لوگ فیشن سے دور رہتے ہیں اور سادہ زندگی ہی گذارتے ہیں۔ فیشن پرستی بیکاروں کا مشغلہ سمجھا جاتا ہے اس لحاظ سے ہماری جیسی غریب قوم کے لئے تو فیشن پرستی کسی طرح زیبا نہیں ہے اس لئے جتنی جلد ہو سکے ان رجحانات کو روکنا چاہیئے اور جیسا کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے نوٹ سے جو چند روز ہوئے الفضل میں شائع ہوا ہے معلوم ہوتا ہے۔ اس مرض کا انسداد جماعت کے عہدہ داروں پر فرض کر دیا گیا ہے۔ چاہیئے کہ ہر جماعت کے بزرگ اس طرف خاص توجہ دیں اور اپنے اپنے حلقہ میں خاص نگرانی کریں۔ یہ کام زیادہ تر لجنات کے عہدہ داروں کا ہے کیونکہ فیشن پرستی زیادہ تر عورتوں ہی سے تعلق رکھتی ہے پھر دولتمند گھرانوں کو چاہیئے کہ وہ جماعت کے سامنے برا نمونہ نہ رکھیں اور آرائش و زیبائش کو بطور احمدی ہونے کے ایک گناہ تصور کریں حقیقت یہ ہے کہ فیشن پرستی سینما بینی سے بھی بدرجہا بدتر ہے۔ اگر ایک دولتمند احمدی سینما بینی سے پرہیز کرتا ہے اور فیشن پرستی سے پرہیز نہیں کرتا بلکہ اگر وہ سادہ لباس اختیار نہیں کرتا اور لباس میں فضول خرچی کرتا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ گڑ کھاؤں گلگلوں سے پرہیز۔

بلا تبصرہ

اللہ میاں! شاعر مشرق علامہ اقبال نے یہ سچ تو نہیں کہا تھا کہ!۔

ع۔ یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کر شرمائیں یہود

اللہ میاں! اگر یہ سچ ہے تو کیا تیری اس پاک سرزمین میں ان کی کوئی خاص ضرورت ہے؟ ہمارے ناقص خیال میں اللہ میاں! یہ اس دنیا کے قابل نہیں رہے اور فرشتوں کی پیشگوئی صحیح ثابت ہو رہی ہے کہ اس قبیل کے انسان روئے ارضی پر فساد اور لڑائی سے ایسے سیاہ دھبے لگائیں گے کہ اس پانی سے گھری ہوئی زمین پر پانی نہیں ملے گا جو ان دھبوں کو دھو سکے اور کفر کے فتوؤں کی ایسی بارش ہوگی کہ گنگوہ شریف سے شیرانوالہ دروازہ لاہور تک زمین غرقاب ہو جائے گی اور بقول اقبال مرحوم شیطان گنگنانے لگے گا کہ:۔

ع۔ میرے طوفاں یم بہ یم دریا بہ دریا جو بہ جو

اللہ میاں! تو نے آسمان کے کس کونے سے ان کافر گر علماء کو ہمارے پاس بھیجا تھا۔ اللہ میاں اب تو وہ پوشیدہ سوراخ بند کر دے اور انہیں واپس بلا لے کیونکہ ان کا بوجھ زمین پر بہت ہو گیا ہے اگر آسمان پر جگہ نہیں تو پھر انہیں تحت الثریٰ کے کسی غار میں آرام کرنے دے۔

اللہ میاں!! اگر تمام مسلمان باری باری کافر ہوتے گئے تو جنت صرف یہودیوں کے لئے رہ جائے گی ــــ اللہ میاں تو ہمیں ان کی قہاری نگاہوں سے جتنی جلدی ممکن ہو بچا لے اور اگر کافر گری واقعی ایک کاروباری ادارہ ہے تو ہمارے بیکار لوگ اس میں ملازمت کے لئے درخواستیں کیوں نہیں دیتے یا مالدار لوگ اس کے حصص کیوں نہیں خرید لیتے۔ اللہ میاں! تیری قدرت پر قربان ہونے کو طبیعت چاہتی ہے۔ تو نے ہر ایک کی روزی کے لئے کوئی نہ کوئی سامان پیدا کر ہی دیا ہے۔ بعض لوگ کافروں کو مومن کر کے دینی دولت کما لیتے ہیں اور بعض مومنوں کو کافر قرار دے کر پیٹ پوجا کا فریضہ ادا کرتے ہیں جس کا جی چاہے اپنے ٹھکانے کو گرم کرتا رہے۔ آخر سردیاں بھی تو آ رہی ہیں۔

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں!

نماز سے متعلق ضروری مسائل

از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ

۲

امام سے پہلے نماز کا کوئی رکن ادا نہیں کرنا چاہیئے

یہ ایک محکم اور نہایت پختہ اصل ہے کہ مقتدی نماز کا کوئی فعل امام سے پہلے ادا نہیں کر سکتا۔ لیکن اگر کوئی مقتدی ایسا کرے تو بعض احادیث میں ایسے مقتدی کو گدھے کا خطاب دیا گیا ہے۔ لیکن نہایت افسوس ہے کہ اس زمانہ میں مسلمانوں میں ۹۰ فیصدی سے زیادہ اشخاص اس اصول کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ اور یہ غلطی غیر احمدیوں سے احمدی ہونے کے باوجود ہماری جماعت میں بھی سرایت کئے ہوئے ہے اور جب تک ہر جماعت کے امیر سیکرٹری اور پیش امام اسے کوشش کر کے دور نہ کریں گے اس کا دور ہونا مشکل ہے۔ امام جب رکوع کے بعد کھڑا ہو کر سجدہ میں جانے کے لئے اللہ اکبر کہتا ہے اور خود سجدہ کرنے کے لئے جھکنے لگتا ہے۔ تو قبل اس کے کہ امام اپنا ماتھا زمین پر رکھ دے۔ اکثر مقتدی سجدے میں چلے جاتے ہیں۔ اور ان کا ماتھا زمین پر امام کے ماتھے سے پہلے لگتا ہے بالخصوص جبکہ امام بھاری بدن کا ہو۔ یا کسی اور وجہ سے آہستہ آہستہ جھک کر زمین تک پہونچتا ہو۔ بے شک اس غلطی کے عام ہونے کی وجہ زمین کی کشش ثقل ہے کہ نیچے جاتے وقت سوائے اس کے کہ وقار اور ارادہ سے اپنے آپ کو آہستہ آہستہ لے جاوے طبعاً جلدی اور یکدم زمین تک جا پہنچتا ہے۔ مگر شرعاً یہ سخت منع ہے اور گدھا بننے کے مترادف ہے۔ اب میں بخاری شریف کی ایک حدیث لکھتا ہوں احباب اسے پڑھیں اور آئندہ اس خطرناک غلطی سے بچیں۔

عن البراء بن عازب قال کنا نصلی خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا قال سمع اللہ لمن حمدہ لم یحن احد منا ظہرہ حتی یضع النبی صلی اللہ علیہ وسلم جبہتہ علی الارض۔

یعنی براء بن عازب سے روایت ہے کہ جب ہم رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے اور آپ سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے بعد سجدہ میں جانے لگتے تو جب تک اپنا ماتھا زمین پر نہ رکھ دیتے ہم میں سے کوئی شخص سجدہ میں جانے کے لئے اپنی پیٹھ تک نہ جھکاتا بلکہ سیدھا کھڑا رہتا۔ پھر جب آپ سجدہ میں ماتھا زمین پر رکھ چکتے۔ تب ہم سجدہ میں جانے کے لئے جھکنا شروع کرتے۔

اب احمدی دوست اپنی اپنی مسجدوں کے مقتدیوں کے حال پر نظر کریں۔ اگر وہ اس حدیث پر عمل کرتے ہیں تو فبہا۔ ورنہ ان کا فرض ہے کہ وہ اس غلطی کی اصلاح کریں۔ میں بڑے ادب مگر اس سے بھی زیادہ تاکید سے عرض کرتا ہوں کہ آئندہ ہر احمدی نہایت احتیاط اور توجہ سے اس حدیث پر عمل پیرا ہو۔ ورنہ علم ہو جانے کے بعد ایسا کرنا خدانخواستہ نماز کے حبط ہو جانے کا قوی اندیشہ رکھتا ہے چنانچہ لکھا ہے کہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ایک مسجد میں تشریف لے گئے۔ وہاں کے مقتدیوں کو دیکھا کہ امام کے سجدہ میں جانے سے قبل سربسجود ہو جاتے ہیں۔ آپ نے نماز سے فارغ ہو کر دریافت فرمایا کہ یہ مسجد کب سے بنی ہے؟ لوگوں نے عرض کی۔ حضور اس مسجد کو تعمیر ہوئے تیس سال ہوئے ہیں جس پر آپ نے انہیں بڑی شدومد سے وعظ فرمایا اور بڑی تاکید سے انہیں اس غلطی کے چھوڑنے کی طرف توجہ دلائی۔ بلکہ تنبیہاً یہاں تک فرمایا کہ تیس سال سے تمہاری نمازیں نہیں ہوئیں۔ اپنی ۳۰ سالہ نمازیں دہراؤ اور پھر حضور پھر اپنے شہر میں آ کر آپ نے اس مسجد والوں کو ایک خط ایک ضخیم رسالہ کی شکل میں لکھا۔ اس میں نماز کے مسائل تحریر فرمائے اور خصوصیت سے اس مسئلہ کے متعلق تمام احادیث جمع کیں۔ اور انہیں لکھا کہ جب تک یہ غلطی نہ چھوڑ دو گے۔ تمہاری نمازیں قبول نہ ہوں گی۔ یہ رسالہ اب طبع ہو چکا ہے۔ اور قابل مطالعہ ہے پس میں جماعت کے تمام عہدہ داروں بالخصوص تعلیم و تربیت کے سکرٹریوں سے امید رکھتا ہوں کہ وہ میرے اس مضمون کو پڑھنے کے بعد خصوصیت سے اس غلطی کو دور کرنے کی طرف متوجہ ہوں گے۔ بلکہ زیادہ بہتر طریق یہ ہے کہ ہماری جماعتوں میں جو لوگ پیش امام ہیں وہ چند روز تک یعنی جب تک کہ لوگ اس مسئلہ پر عمل کرنے لگ جائیں۔ ہر نماز میں تکبیر سے پہلے یہ حدیث سنا کر اپنے مقتدیوں کو سمجھا دیں گے کہ جب امام اپنا ماتھا زمین پر رکھ چکے۔ تب مقتدی سجدہ کے لئے جھکنا شروع کریں۔ اس سے پہلے نہیں۔

اس حدیث شریف میں امام سے پہلے کسی رکن کے ادا کرنے والے کو جو گدھا کہا گیا ہے۔ یہ نہایت بجا ہے اور صحیح تشبیہ پر مبنی ہے۔ کیونکہ گدھا ہمیشہ مالک کے کنٹرول سے باہر رہنا چاہتا ہے۔ وہ دائیں لے جانا چاہتا ہے تو گدھا بائیں جاتا ہے۔ وہ بائیں لے جانا چاہتا ہے۔ تو یہ دائیں جاتا ہے بھی اکثر اوقات ڈنڈے کھاتا ہے۔ پس جو مقتدی بھی امام کے کنٹرول میں نہیں رہتا۔ بلکہ اس پر سبقت لے جاتا ہے۔ وہ کیا فرق رکھتا ہے اس گدھے سے جو مالک کے کنٹرول میں نہیں رہتا۔ بلکہ یہ بڑا گدھا ہے اور ڈنڈوں کے زیادہ قابل ہے۔ کہ گدھا تو لا یعقل ہو کر ایسا کرتا ہے اور یہ عاقل ہو کر۔ اور گدھا تو ایک معمولی انسان کی مخالفت کرتا ہے۔ اور یہ ساری کائنات کے سردار کی۔ اور نماز میں یہ کلی اتباع تو ایک ٹریننگ ہے۔ اصل مقصد یہ ہے کہ جو امام وقت ہے اس کی پوری پوری اتباع کرو۔ تمہارے سب کام اسی کے اشارہ اسی کی سکیم اور اسی کے تجویز کردہ پروگرام کے ماتحت ہوں۔

(باقی)

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع

ذکر الٰہی اور روحانیت کی فضا میں تین دن

جیسا کہ اعلان کیا جا چکا ہے امسال ہمارا سالانہ اجتماع انشاءاللہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔ اس اجتماع میں شمولیت اللہ تعالےٰ کے فضل سے سعادت عظمیٰ کا درجہ رکھتی ہے۔ اس گوناگوں برکات کے حامل اجتماع میں شامل ہونے والوں کے لئے ذکر الٰہی اور پرسوز دعاؤں کے علاوہ بزرگان سلسلہ کی بیش بہا نصائح سننے کے بے شمار مواقع میسر آتے ہیں۔ یہ تین دن جو اجتماع میں گزارے جاتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے روحانیت کے لحاظ سے انسان کی کایا پلٹ کر رکھ دیتے ہیں۔ اور قلوب میں روحانیت کی نمایاں ترقی محسوس کی جاتی ہے۔ اور انصار یہ عزم لے کر واپس جاتے ہیں کہ اجتماع سے پیدا ہونیوالی تبدیلی کو برقرار رکھیں گے۔ چنانچہ قریشی عبدالرحمٰن صاحب ناظم اعلےٰ انصار اللہ سابق صوبہ سندھ و بلوچستان ایک گزشتہ اجتماع کے متعلق فرماتے ہیں۔

"اجتماع میں یہ معلوم ہوتا تھا کہ میں خالصۃً ایک روحانی ماحول میں ہوں۔ الغرض تمام وقت ایسا روحانی سرور حاصل ہوتا رہا۔ جسے الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔"

دوستوں کو چاہیئے کہ ایسے بابرکت اجتماع میں ضرور شمولیت فرمائیں اور راہ کی ہر جل کی پرواہ نہ کریں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

پیارے امام کی پیاری باتیں

وہ کونسا احمدی ہے جو اپنے پیارے امام کی پیاری باتیں سننے اور پڑھنے کیلئے بے تاب نہیں رہتا۔ آپ کی اس پیاس کو

"الفضل"

بہت حد تک دور کر سکتا ہے کیونکہ اس میں آپ کے پیارے امام کی پیاری باتیں شائع ہوتی رہتی ہیں۔

آج ہی الفضل خریدنے کا بندوبست کیجئے۔ (مینیجر الفضل)

حصہ آمد کے بقایا دار اصحاب کیلئے ضروری اعلان

مقامی عہدیداران بھی توجہ فرمائیں

(از مکرم قاضی عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ نے اپنے فیصلہ ۲۷ مورخہ ۱۲/۱۲/۴۱ میں حصہ آمد کے بقایا دار اصحاب کے متعلق بقایوں کو باقساط ادا کرنے کے لئے یہ قاعدہ بنایا ہوا ہے کہ:-

"ایسی درخواستیں مقامی امیر یا صدر سیکرٹری مال یا سیکرٹری وصایا کی وساطت سے آئیں اگر براہ راست ایسی درخواست موصول ہو تو اس کی تصدیق مقامی جماعت سے کروالی جائے۔"

اس قاعدہ کی روشنی میں دو مرتبہ اخبار الفضل مجریہ ۱۰ر جنوری و ۱۲ر جون ۱۹۶۲ء میں مفصل اعلان کردیا گیا تھا کہ بقایا دار اصحاب کو اپنی درخواستوں میں کن امور کو مدنظر رکھنا چاہیئے اور سفارش کنندہ عہدہ دار احباب پر اس سلسلہ میں کیا ذمہ داری عاید ہوتی ہے مگر افسوس ہے کہ اکثر درخواستیں اور سفارشات اعلان کے مطابق مکمل نہیں ہوتیں۔ اس لئے ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ ایک مرتبہ پھر اعلان کردیا جائے اور قاعدہ کی ذرا وضاحت کردی جائے سو بقایا دار اصحاب اور عہدیداران کو جن کا ذکر قاعدہ مندرجہ بالا میں ہے یہ بات ذہن نشین کرلینی چاہیئے کہ اس قاعدہ کا مقصد ان پر کوئی بلا ضرورت اور بلا وجہ پابندی عائد کرنا نہیں ہے اور نہ ہی ان کو کسی تکلیف میں ڈالنا اس کی غرض ہے بلکہ مقصد اور غرض صرف یہ ہے کہ بقایا دار از قسم "چھ ماہ" اصحاب کی طرف سے بقایوں کی رقوم کم سے کم مدت میں وصول ہو جائیں اور ان کی وصیتوں کو کسی قسم کا ضعف نہ پہنچے اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ بقایا دار اصحاب اپنے اخراجات میں کچھ تنگی کرکے اور اپنی زندگیوں میں کچھ سادگی اختیار کرکے ان کے ذمہ جو بقائے ہیں ان کی ادائیگی کے لئے ایسی مناسب اقساط کے ساتھ تہیہ کریں کہ ان کی وصیتوں کا حساب کم سے کم مدت میں صاف ہو جائے اور چونکہ مقامی عہدہ دار (امیر، صدر، سیکرٹری مال، سیکرٹری وصایا) دفتر کی نسبت ان سے زیادہ اقرب ہیں اور ان کے حالات کو دفتر سے زیادہ بہتر سمجھتے اور جانتے ہیں۔ اس لئے یہ انتظام کیا گیا ہے کہ بقایوں کی ادائیگی کے لئے اقساط اور مہلت منظور کرانے کے لئے ایسی درخواستیں ان عہدیداروں کے توسط سے اور سفارش سے بھجوائی جائیں۔ اس وضاحت کے بعد گذارش ہے کہ بقایا دار احباب اپنی درخواستوں میں اور عہدہ دار اصحاب اپنی سفارشات میں امور ذیل کو مدنظر رکھ لیا کریں۔

۱۔ درخواستوں میں اس بات کو تسلیم کرلیا جائے کہ بقایا کی جس رقم کی اطلاع ان کو دفتر کی طرف سے ملی ہے وہ رقم ان کو تسلیم ہے اگر کوئی فرق یا اختلاف ہے تو بذریعہ خط وکتابت رفع ہو سکتا ہے۔

۲۔ اس بقایا کی ادائیگی کے لئے ملازم تاجر اور پیشہ ور اصحاب ایسی معقول اور معین ماہوار اقساط مقرر کریں کہ جن سے بقایا کم سے کم مدت میں ادا ہو جائے اور زمیندار احباب اس کے لئے ششماہی اقساط معین کر سکتے ہیں۔ بعض احباب غیر معین طور پر صرف یہ لکھ دیتے کہ ہم بقایا جلدی ادا کردیں گے یا ایک دو تین سال میں ادا کر دینگے یا یہ لکھ دیتے ہیں کہ ہم اپنے ماہوار چندہ کے ساتھ کچھ نہ کچھ بقایا کے حساب میں بھی ادا کرتے رہیں گے۔ اس قسم کی غیر معین درخواستیں بالکل بے معنی اور مہمل ہیں اور مجلس کارپرداز کے لئے قابل قبول نہیں ہر درخواست میں ماہوار یا ششماہی قسط مقرر ہونی چاہیئے۔

۳۔ اور یہ اقرار بھی ہونا چاہیئے کہ آئندہ ہم اپنا حصہ آمد بھی باقاعدگی سے ادا کرتے رہیں گے تاکہ بقایا بجائے بڑھنے کے ہر ماہ یا ہر ششماہی کے اختتام پر کم سے کم ہوتا چلا جائے۔

اس سلسلہ میں موصوف العمد عہدہ داروں سے التماس ہے کہ وہ ایسی درخواستوں کو بغور ملاحظہ فرما کر سفارش کیا کریں کہ وہ اس مضمون کی حامل ہیں اور ان میں شرائط مندرجہ کی پابندی کی گئی ہے۔ اگر کسی درخواست میں ان کے خیال میں ادائیگی بقایا کے لئے قسط کم مقرر کی گئی ہے اور موصی اس سے زیادہ قسط کرنے کا متحمل ہو سکتا ہے تو نرمی اور محبت سے سمجھا کر قسط میں مناسب اضافہ کرانے کے بعد سفارش فرمائیں۔ وصیت ایک مقدس عہد ہے جو اسلام اور سلسلہ کی خدمت کے لئے ہر موصی نے اللہ تعالیٰ سے کر رکھا ہے اس عہد کو وفاداری بلند ہمتی اور جواں مردی کے ساتھ نباہنا چاہیئے اور اولوالعزم امام کی قیادت میں جماعت کے ہر فرد کو اور بالخصوص ہر موصی کو خود بھی اپنی اولوالعزمی کا ثبوت پیش کرنا چاہیئے اور وصیت کے حساب اور معاملہ کو کسی بھی حالت میں یہ مضحکہ خیز صورت دینے سے پرہیز کرنا چاہیئے کہ دنیا کے باقی سارے کام تو تنگی ترشی سے سرانجام پاتے رہیں۔ مگر اس مقدس عہد کو پورا کرنے کا فکر نہ رہے یا ایسا فکر نہ رہے جس فکر کا یہ عہد مستحق ہے"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں اور اپنے مواعید کو سمجھیں اور یاد رکھیں اور ان سے عہدہ برآ ہونے کی فکر کرتے رہیں۔

احادیث الرسول

ذکر الٰہی، تسبیح اور تحمید کا فلسفہ

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمٰن سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم (متفق علیہ)

ترجمہ:- حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو فقرے زبان پر بلحاظ بولنے اور ورد کرنے کے ہلکے ہیں۔ مگر نتائج کے لحاظ سے وہ بہت ہی قیمتی اور وزنی ہیں اور خدائے رحمان کی نگاہ میں بھی وہ کلمات بہت ہی پیارے ہیں۔

۱۔ سبحان اللہ وبحمدہ

یعنی صرف خدا تعالیٰ ہی پاک اور قابل تعریف ہے۔

۲۔ سبحان اللہ العظیم

خدا تعالیٰ ہی پاک ہے اور وہ بہت ہی عظمت والا ہے۔

اسلام میں ذکر الٰہی کا فلسفہ اور بنیادی غرض صرف اس قدر ہے کہ جو چیز بار بار اور خاص توجہ و انہماک سے ہو اس کا اثر عملی رنگ میں یقیناً ہوتا ہے انسان کے حواس خمسہ خیالات اور قلب کی گہرائیوں میں یہ کلمات اپنا نمایاں تعمیری اثر دکھاتے ہوئے نفس کی اصلاح کرتے ہیں۔ نفس امّارہ اور لوّامہ میں انقلابی کیفیت پیدا ہو کر وہ عملی طور پر نفس مطمئنہ بن جاتا ہے۔

یہ دو فقرے جہاں خدا تعالیٰ کی عظمت انسان کے نفس میں پیدا کرتے ہیں تاکہ وہ تقویٰ کی راہوں پر گامزن ہو سکے وہاں حقیقی مسلمان اور مومن کے قلب میں انکساری جیسی خصوصیات کے بھی داعی ہیں انسان اپنی حقیقت کو پہچان لیتا ہے یہ اور قسم کے دوسرے کلمات دعائیہ تسکین قلب کا باعث ہوتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں اسلامی معاشرہ میں اخلاق حسنہ کی تخلیق لابدی امر ہے ان فقرات بالا میں ایک مسلمان کو اس عظیم الشان مقصد کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ خدا تعالیٰ خالق ہے اور نفسی انسانی مخلوق اس کے عباد اللہ پر کیا حقوق ہیں جس کے ذریعہ سے خدا کو راضی کیا جا سکتا ہے اور خالق سے تعلقات عشق و محبت پیدا کرکے انسان کامیاب اور کامران ہو سکتا ہے۔

یہ ایک مسلمہ اصول ہے کہ جس چیز سے انسان کو محبت اور لگاؤ ہوتا ہے۔ اس کا ذکر بھی بار بار کیا جاتا ہے، مگر یہ ذکر وہی نتیجہ خیز اور نتائج مثمرہ کا حامل ہوتا ہے۔ جو ان کی عملی زندگی میں تبدیلی بھی کرے۔ آج ہر انسان اطمینان قلب چاہتا ہے۔ اور یہی نعمت مفقود ہے۔ ذہنی پریشانیاں اور نفسیاتی ہموم و غموم میں اضافہ ہی اضافہ ہو رہا ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے:

"الا بذکر اللہ تطمئن القلوب"

یعنی اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اس کی عظمت کے بار بار ذکر کرنے اس کی نعمتوں پر شکر اور اس کے احسانات کی قدر۔ قناعت۔ کفایت شعاری جیسی خوبیوں اور طمع و حرص اور لالچ جیسی قبیح عادت کو ترک کرکے ہی اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے۔ اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے کہ ہر کام میں اگر خدا تعالیٰ کی خوشنودی مدنظر رکھی جاتے تو اطمینان نفس جیسی دولت عظیم کا حصول ہو جاتا ہے اور بہت سی پریشانیوں سے انسان محفوظ ہو جاتا ہے اس حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ انسان کے اندر عفو، حلم، مساوات اور دوسروں کے حقوق کا خیال رکھنا بہت ہی ضروری ہے۔

(شیخ نور احمد منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

احباب انصار اللہ کے مرکزی اجتماع منعقدہ (۲۶-۲۷-۲۸ اکتوبر) میں کثرت سے شریک ہوں۔

قائد عمومی
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

اسلام کے گوشہ نشین درویشوں کے کارنامے

(از مکرم محمد عبد الحمید صاحب)

ساتویں صدی اسلام کے لئے ایک نہایت ہی منحوس صدی تھی کیونکہ اس میں وہ حادثہ پیش آیا کہ جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں بمشکل ملیگی ۶۱۶ ہجری میں علاؤالدین محمد شاہ خوارزم نے چنگیز خاں کے ایک تجارتی وفد کو قتل کروا کر ان کے اموال پر قبضہ کر لیا اس واقعہ سے چنگیز خاں سخت غضبناک ہوا اس نے اپنے ایک سفیر کو خوارزم شاہ کے پاس بھیجا۔

شاہ خوارزم ایک خودسر بادشاہ تھا اس نے اس سفیر کو بھی قتل کروا دیا اور سفارت کے دیگر ارکان کی داڑھیاں منڈوا کر ان کو واپس بھجوا دیا اس دوسرے واقعہ پر چنگیز خاں اور تاتاری سخت برافروختہ ہوئے انھوں نے انتقام لینے کے لئے عالم اسلامی پر حملہ کر دیا ان کے حملہ کی داستان نہایت ہولناک ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بخارا کی اینٹ سے اینٹ بجا دی تمام شہر کے باشندوں میں سے کوئی بھی زندہ نہ چھوڑا۔ سمرقند کے تمام باشندوں کو ختم کر دیا۔ ہمدان۔ زنجان۔ قزوین۔ مرو اور نیشاپور کے باشندوں کو بھی تہ تیغ کر دیا

خوارزم شاہ اس زمانے میں عالم اسلامی کا سب سے بڑا بادشاہ تھا اس نے شکست فاش کھائی اور تاتاری ٹڈی دل کی طرح عالم اسلامی پر چھا گئے۔ حتی کہ بغداد پر حملہ آور ہوئے۔ ہلاکو خان نے ۴۰ دن قتل عام کا بازار گرم رکھا اور بہت تھوڑے لوگ بچ سکے مستعصم باللہ خاندان عباسیہ کا آخری خلیفہ بھی ختم کر دیا گیا بقول سعدی ؎

آسمان را حق بود گر خوں ببارد بر زمیں
بر زوال ملک مستعصم "امیر المومنین"

تاتاری افواج نے شام پر قابض ہو کر مصر کی طرف رخ کیا لیکن سلطان مصر نے ان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور انھیں پیہم شکستیں دیکر شام سے باہر نکال دیا۔

منگول قوم کا یہ وہ حملہ تھا جس نے مسلمانوں کی طاقت ختم کر دی مسلمانوں میں اس فتنہ کے مقابلہ کی کوئی صورت نہ رہی وہ مغلوب ہو چکے تھے ان کی شان و شوکت خاکستر ہو چکی تھی مسلمانوں کی تلواریں ٹوٹ چکی تھیں ان کے احیا کی بظاہر کوئی امید نہ تھی۔

اس وقت اس نازک دور اور ان تاریکی کے اندھیروں میں چند اہل دل مسلمان جن کے قلوب اسلام کے درد سے آشنا تھے چپکے چپکے اٹھے قرآن کے سوا ان کے پاس کوئی ہتھیار نہ تھا قرآن سنانے کے لئے تاتاریوں کے خیموں میں داخل ہوئے انھوں نے ان مغل بادشاہوں کو تبلیغ اسلام شروع کی

ان مغلوں کا پہلا بادشاہ جو مسلمان ہوا برکہ خان تھا جو مسلمان تاجروں کے ذریعہ اسلام لایا ایران میں ہلاکو خان کا بیٹا تکودار خان بھی مسلمان ہوا۔ چنگیز خاں کا پوتا قازان بھی مسلمان ہو گیا جس نے اپنا نام "محمود" رکھا۔

محمود گویا سومنات کا بت شکن محمود تھا مغل تاجداروں میں سے اسلام قبول کرنے والا مشہور بادشاہ بھی محمود ہی تھا اور اب اقصائے عالم میں تبلیغ اسلام کے مشن قائم کرنے والا بھی محمود ہی ہے اللہ تعالےٰ ان کی عمر میں برکت دے اور تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔

کس قدر عجیب اور حیرت انگیز ہیں یہ واقعات کہ بادشاہوں کی شمشیریں جو کام نہ کر سکیں وہ کام اسلام کے گوشہ نشین درویشوں اور گدڑی پوش فقیروں نے کر دکھایا۔ وہ مغل جو مسلمانوں سے انتقام لینے آئے جنہوں نے اسلام کو مٹانا چاہا وہ خود اسلام کا شکار ہو گئے یہاں تک کہ ایک صدی کے اندر اندر تقریباً ساری مغل قوم مسلمان ہو گئی۔

یہ وہ وعدہ تھا جو اللہ تعالےٰ نے اپنے محبوب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا کہ

انا نحن نزلنا الذکر
وانا لہ لحافظون

کہ ہم نے (اسلام کو) اس قرآن کو دنیا میں اتارا اور ہم ہی اس کی قیامت تک حفاظت کرتے رہیں گے اس وعدہ کے مطابق رب العالمین اسلام کی حفاظت کرتا رہا ہے اور جب کبھی اسلام خطرات میں گھرا اسلام کے محافظ کھڑے ہوتے رہے اور انھوں نے فاقہ مستی کی حالت میں بھی اپنی جانوں سے اسلام کی حفاظت کی۔

اب چودھویں صدی ہے اس صدی میں فتنہ تاتار سے بڑھ کر عیسائیت کا فتنہ اسلام پر حملہ آور ہوا اب اس نے لاکھوں مسلمانوں کو اسلام کے قلعہ سے نکال کر عیسائی بنا لیا، مرکز اسلام یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر وہ ناپاک حملے کئے کہ الامان والحفیظ!

اس زمانہ میں خدا تعالےٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق ایک مغل کو کھڑا کیا اور اس نے اکیلے عیسائیت کی افواج کو للکارا عیسائیت کے مرکز پر حملہ کیا اور عیسائیت کی بنیادوں کو کھوکھلا کر دیا۔ وجالیت کے قلعوں پر وہ تابڑ توڑ حملے کئے کہ ان کی مضبوط دیواروں میں ہزاروں شگاف پیدا ہو گئے۔

عیسائیت کا مرکز ہے ابن مریم کی خدائی۔ عیسائیت کا قلعہ ہے ابن مریم کا زندہ آسمان پر اٹھایا جانا۔ اس اسلام کے محافظ نے قرآنی تلوار سے ابن مریم کی خدائی کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور قرآنی دلائل سے یہ ثابت کر دیا کہ ابن مریم صرف ایک بشر اور رسول تھا اور وہ فوت ہو کر دوسرے انبیاء کی طرح زمین میں دفن ہوا۔

خدا تعالےٰ کی طرف سے جو مامورین دنیا میں آتے ہیں ان کی علامتوں میں سے سب سے بڑی علامت یہ ہوتی ہے کہ وہ آسمانی نشان دکھاتے ہیں اس علامت کے مطابق اس چودھویں صدی کے مامور نے نشان نمائی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ایک زمانہ وہ تھا کہ انجیل کے واعظ بازاروں اور گلیوں اور کوچوں میں نہایت دریدہ دہانی سے اور سراسر افترا سے ہمارے سید و مولیٰ خاتم الانبیاء اور افضل الرسل والاصفیا اور سید المعصومین والاتقیا حضرت محبوب جناب احدیت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ قابل شرم جھوٹ بولا کرتے تھے کہ گویا آنجناب سے کوئی پیشگوئی یا معجزہ ظہور میں نہیں آیا، اور اب یہ زمانہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے علاوہ ان ہزارہا معجزات کے جو ہمارے سرور و مولیٰ شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن شریف اور احادیث میں اس کثرت سے مذکور ہیں جو اعلےٰ درجہ کے تواتر پر ہیں۔ تازہ بتازہ صدہا نشان ایسے ظاہر فرماتے ہیں کہ کسی مخالف اور منکر کو ان کے مقابلہ کی طاقت نہیں"

(تریاق القلوب ص۱)

پس ایک طرف اس مامور من اللہ نے ابن مریم کی خدائی کے عقیدہ پر سخت ضرب لگائی اور انھیں وفات یافتہ لوگوں میں شامل کیا تو دوسری طرف اس نے اپنے آقا زمین و آسمان کے خالق کے محبوب حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت ثابت کرنے کے لئے ہزاروں نشانات کی فوج اکٹھی کر کے عیسائیت کی افواج کے مقابل سینہ سپر ہوا اور اعلان کیا کہ ؎

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

حضرت محمود ایدہ اللہ الودود نے احمدی نوجوانوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اے احمدی جماعت کے نوجوانو! اس زمانہ کے فتنہ عظیم کا مقابلہ کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ کے مامور کی فوج تم ہو جو اسلام کی حفاظت کرنے والی اور اسلام کی اشاعت و تبلیغ کرنے والی ہے پس مامور من اللہ کے نائب کی آواز کو سنو! اب دنیا پر ایسا وقت آچکا ہے کہ ہماری جماعت کے ایک ایک فرد کو بیدار ہو جانا چاہیئے اور ایسی کوشش کرنی چاہیئے کہ لاکھوں لاکھ لوگ اسلام میں داخل ہونے شروع ہو جائیں"

(سیر روحانی حصہ دوم ص۱۴۷)

ساتویں صدی ہجری میں فتنہ تاتار کے وقت چند دلق پوش فقیروں اور گدڑی پوش درویشوں نے مخلصانہ رنگ میں مغلوں کو تبلیغ کی حتیٰ کہ ایک صدی میں بادشاہ اور ان کی قوم ساری کی ساری مسلمان ہو گئی۔ یہ کام بڑے بڑے ایوانوں اور قصروں کے مالکوں کا مرہون منت نہیں نہ ہی موجودہ مسلمان امراء اس میں حصہ لے رہے ہیں اس کام کی ذمہ داری اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے کندھوں پر ڈالی ہے

اس ذمہ داری کو شکر گذاری کے طور پر قبول کرتے ہوئے ہمیں اس طرح کوشش کرنی چاہیئے کہ چودھویں صدی گذرنے نہ پائے کہ عیسائی دنیا ساری کی ساری حلقہ بگوش اسلام ہو جائے۔ آمین

محمد عبد الحمید مدرس ۲۰۹ رکھ
تحصیل و ضلع لائل پور

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ "الفضل" خود خرید کر پڑھے (مینیجر)

اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کی تعداد ۱۰ اکتوبر ۶۲ء تک بھجوا دیں

۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر ۶۲ء

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

انصار اللہ کے اعلانات:-

چند اہم تربیتی امور

۱- **نماز باجماعت:** حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
"جماعت کی نماز تنہا نماز پر ستائیس درجے (ثواب میں) زیادہ ہے" (بخاری)

۲- **داڑھی:-** عرب صاحب نے داڑھی کے متعلق پوچھا۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا۔
"ہر ایک انسان کے دل کا خیال ہے بعض داڑھی مونچھ منڈ والے کو خوبصورتی سمجھتے ہیں مگر ہمیں اس سے ایسی سخت کراہت ہے کہ سامنے ہو تو کھانا کھانے کو جی نہیں چاہتا داڑھی کا جو طریق انبیاء اور راستبازوں نے اختیار کیا ہے وہ بہت پسندیدہ ہے البتہ اگر بہت لمبی ہو تو ایک مشت رکھ کر کٹوا دینی چاہیئے خدا نے یہ ایک امتیاز عورت اور مرد کے درمیان رکھدیا ہے"
(بدر ۱۹۰۷/۱۰/۳۱)

۳- **اطاعت:** خدا تعالے کے مامورین اپنے متبعین میں اطاعت کی روح پیدا کرنے آتے ہیں اور اسی ذریعہ سے وہ پروان چڑھتے ہیں بیعت بھی اسی غرض سے لی جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-
"بیعت کے معنے ہیں اپنے تئیں بیچ دینا اور یہ ایک کیفیت ہے جس کو قلب محسوس کرتا ہے جب کہ انسان اپنے صدق اور اخلاص میں ترقی کرتا کرتا تو اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ اس میں یہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے تو وہ بیعت کے لئے خود بخود مجبور ہو جاتا ہے اور جب تک یہ کیفیت پیدا نہ ہو جاوے تو انسان سمجھ لے کہ ابھی اس کے صدق اور اخلاص میں کمی ہے" (الحکم ۱۹۰۱/۵/۱۰)

۴- حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-
سچائی:- "جب تک انسان نفسانی اغراض سے علیحدہ نہ ہو جو راست گوئی سے روک دیتے ہیں تب تک حقیقی طور پر راست گو نہیں ٹھہر سکتا کیونکہ اگر انسان صرف ایسی باتوں میں سچ بولے جس میں اس کا چنداں حرج نہیں اور اپنی عزت یا مال یا جان کے نقصان کے وقت جھوٹ بول جائے اور سچ بولنے سے خاموش رہے تو اس کو دیوانوں اور بچوں پر کیا فوقیت ہے کیا پاگل اور نابالغ لڑکے بھی ایسا سچ نہیں بولتے"۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-
تمباکو:- "تمباکو کو ہم مسکرات میں داخل نہیں کرتے لیکن یہ ایک لغو فعل ہے اور مومن کی شان ہے والذین ھم عن اللغو معرضون۔ اگر کسی کو کوئی طبیب بطور علاج کے بتائے تو ہم منع نہیں کرتے ورنہ یہ لغو اور اسراف کا فعل ہے اور اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہوتا تو آپ اپنے صحابہ کے لئے کبھی پسند نہ فرماتے"۔ (فتاوی ۲۰)

حضرت امیر المومنین مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-
اسلامی شعار پردہ:- "ان لوگوں کو جو اپنی بیویوں کو بے پردہ رکھتے ہیں تنبیہہ کرتا ہوں اور انھیں اپنی اصلاح کی طرف توجہ دلاتا ہوں"۔ (خطبہ ۵۸/۸/۶)

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:-
چھری کانٹے سے کھانا:- "چھری کانٹے سے کھانے کے متعلق اسلام نے منع تو نہیں فرمایا ہاں تکلف سے ایک بات یا ایک فعل پر زور دینے سے منع کیا ہے اس خیال سے کہ اس قوم میں مشابہت نہ ہو جائے ورنہ یوں تو ثابت شدہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چھری سے گوشت کاٹ کر کھایا اور یہ فعل اس لئے کیا کہ امت کو تکلیف نہ ہو جائز ضرورتوں پر کھانا جائز ہے مگر بالکل اس کا پابند ہونا تکلف کرنا اور کھانے کے دوسرے طریقوں کو ناجائز سمجھنا منع ہے کیونکہ آہستہ آہستہ انسان یہاں تک تتبع کرتا ہے کہ ان کی طرح طہارت بھی چھوڑ دیتا ہے من تشبہ بقوم فھو منھم سے یہی مراد ہے کہ التزاماً ان باتوں کو نہ کرے ورنہ بعض وقت جائز ضرورت کے لحاظ سے کر لینا منع نہیں ہے میں خود بعض وقت میز پر کھانا رکھ لیتا ہوں جب کام کی کثرت ہوتی ہے اور میں لکھتا ہوں۔ ایسا ہی کبھی چٹائی پر کبھی چارپائی پر بھی کھاتا ہوں۔ تشبہ کے یہی معنے ہیں کہ اس لکیر کو لازم پکڑ لیا جائے، ورنہ ہمارے دین کی سادگی پر غیر اقوام نے بھی رشک کھایا ہے اور انگریزوں نے بھی تعریف کی ہے اور اکثر اصول ان لوگوں نے عرب سے لے کر اختیار کئے ہیں مگر اب رسم پرستی کے طور پر مجبور ہیں کہ ترک نہیں کر سکتے"۔ (فتاوی صد ۲۹۳)

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ۔)

جماعت احمدیہ جوہر آباد کا دار المطالعہ

جوہر آباد نظریاتی لحاظ سے تھل کا مرکز ہے۔ اس کی آبادی میں ہر نوع کے عناصر نظر آتے ہیں یہاں کی آبادی میں ۸۵ فیصد لوگ ملازمین اور باقی ۱۵ فیصد کاروباری ہیں۔ جماعت احمدیہ کے علاوہ ہر مکتبۂ فکر کے لوگ پائے جاتے ہیں جماعت احمدیہ جوہر آباد نے اس مقام کی اہمیت کے پیش نظر ایک دار المطالعہ ۲۱ر اپریل ۱۹۶۱ کو کھولا تھا اس کا افتتاح ایک پروقار تقریب کے ذریعہ چیئرمین ٹاؤن کمیٹی نے کیا شہر کے معززین اس تقریب میں شامل ہوئے تھے۔ اللہ تعالے کا بے حد احسان ہے کہ جس تمنا کے ساتھ ہم نے اس مبارک کام کا آغاز کیا تھا وہ آج نہایت خوش اسلوبی سے پوری ہو رہی ہے دار المطالعہ میں لوگ بڑے شوق سے مطالعہ کی خاطر آتے ہیں اور وقت مقررہ کے بعد تک بیٹھے رہتے ہیں۔ خاکسار جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا ہے کہ اللہ تعالے مضبوطی سے ہمیں اس پروگرام کو سرانجام دینے کی توفیق بخشے نیز صاحب حیثیت احباب سے درخواست ہے کہ ہمارے اس پروگرام میں بطور کتب اور لٹریچر امداد فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔
وما توفیقی الا باللہ۔ (ملک گل شیر خاں پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جوہر آباد)

پاکستان ویسٹرن ریلوے — راولپنڈی ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

درج ذیل کاموں کے لئے ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس ۱۹۵۴ء کی اساس پر ۱۵ر اکتوبر ۱۹۶۲ء ۱۲ بجے دن تک سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔

کام	تخمینہ مقدار	زرضمانت	عرصہ تکمیل
۱- ۶۳-۱۹۶۲ء کے دوران لارنس پور سے کیمبن سینڈ ہیرو کی فراہمی	۴ لاکھ مکعب فٹ	۵۰۰/- روپے	۳۰ رجون ۱۹۶۳ء

۲- ٹنڈر جو مقررہ فارم پر ہونے چاہئیں اسی روز سوا بارہ بجے دوپہر برسرعام کھولے جائیں گے۔
۳- ایسے تمام ٹھیکیداران جن کے نام پہلے سے اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست پر نہیں ہیں وہ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ریلوے راولپنڈی کے پاس اپنے نام ٹنڈر کھلنے کی مقررہ تاریخ سے پہلے رجسٹر کرا لیں۔
۴- ٹنڈر کی دستاویزات جو ٹنڈر فارم ٹھیکیدار کی خصوصی قواعد و ضوابط (حصہ الف اور ب) ہدایات برائے ٹنڈر اور سپلی فکیشن (اگر کوئی ہو) بادائیگی قیمت پانچ روپے ناقابل واپسی دستخط کنندہ ذیل سے حاصل کر سکتے ہیں ٹھیکہ کے خصوصی قواعد پر ٹنڈر دہندہ کو دستخط کرنے ہوں گے، جس کا یہ مطلب ہوگا کہ انھیں یہ شرائط قبول ہیں
۵- زربیعانہ ٹنڈر کھلنے کی مقررہ تاریخ اور وقت سے پیشتر ہی ڈویژنل پے ماسٹر پاکستان ویسٹرن ریلوے راولپنڈی کے پاس جمع ہونا چاہیئے بغیر اس کے کسی ٹنڈر پر غور نہیں ہوگا۔
۶- ریلوے انتظامیہ اس بات کی پابند نہیں کہ سب سے کم نرخ یا کسی بھی ٹنڈر کو منظور کرے اور کسی بھی ٹنڈر کو کلی یا جزوی طور پر قبول کر سکتی ہے۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ راولپنڈی)

ضروری تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۶۲/۹/۲۸ کے پرچے میں صفحہ ۶ پر ایک اعلان نکاح شائع ہوا ہے اس کے آخر میں عبد الغفار امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد کی بجائے عبد الستار نام شائع ہو گیا احباب درستی فرما لیں۔ (منیجر الفضل)

درخواست دعا

میری اہلیہ عرصہ دراز سے بیمار ہے جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔
(محمد شفیع از کوئٹہ)

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی اور علاج کے لئے دنیا بھر میں بے نظیر
بچوں اور عورتوں کی آنکھوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ
خارش پانی بہنا ہمنی ضعف نظر وغیرہ کا بہترین علاج
آنکھوں کے لئے مفید ترین جڑی بوٹیوں کا جوہر جو بچاس سالہ استعمال و تجربہ کے بعد پیش کیا جا رہا ہے۔
قیمت چھوٹی شیشی ۶۲ پیسے بڑی شیشی ۲۵۔۱ روپیہ
تیار کردہ خورشید یونانی دواخانہ گولبازار۔ ربوہ

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس ۱۹ روپے

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

نمبر ۱۳۲۹۴ :- میں محمد حسین ولد میاں بردار صاحب قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ساٹھ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۷ء ساکن ۱۵۰ لوئر چت پور روڈ کلکتہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴/۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ کہ اس وقت کلکتہ میں میرا اور میرے بھائی کا مشترکہ کاروبار حیفت کا ہے۔ اس میں میرے حصے کا سرمایہ اندازاً دو لاکھ روپے ہے۔ میں وصیت کرتا ہوں۔ کہ اس رقم کا ۱/۱۰ حصہ یعنی ۲۰۰۰۰/- روپیہ صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب ہندوستان کو اپنی زندگی میں ہی ادا کر دونگا۔ اگر اس قسم کا کل یا جزو اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکوں۔ تو صدر انجمن احمدیہ وہ رقم میرے ورثا سے وصول کرنے کی حقدار ہوگی۔ نیز بوقت وفات مذکورہ رقم کے علاوہ بھی اگر کوئی ترکہ ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی انجمن حقدار ہوگی۔ اس کاروبار سے جو ماہوار آمد ہے۔ وہ میرے حصہ کی اندازاً اٹھارہ ہزار روپے سالانہ ہے۔ اس کے مطابق میں ۱۸۰۰/- روپیہ سالانہ بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور آمد کی کمی بیشی کی اطلاع بھی صدر انجمن احمدیہ کو کرتا رہوں گا۔ العبد:- محمد حسین بقلم خود۔ گواہ شد:- بشیر احمد امیر جماعت کلکتہ ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ کلکتہ ۱۷۔ گواہ شد:- محمد عمر سہگل ۳۹ پنجاب پرنسپ سٹریٹ کلکتہ۔

نمبر ۱۳۳۱۳ :- میں بشیرہ بیگم زوجہ غلام حسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۴/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت کوئی کسی قسم کی آمد نہیں ہے۔ میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ ۳۲۰۰/- روپے صرف جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ زیور بالیاں ۲ عدد وزنی اندازاً ۱/۴ ۱ تولہ اور نام ۱/۴ ۱ تولہ کل ۱/۲ ۲ تولہ قیمت اندازاً تین سو پچاس روپیہ پازیب نقرئی قیمت اندازاً ۲۵/- روپیہ کل مبلغ ۳۲۷۵/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے میں اس ساری جائیداد کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں گی۔ تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر بھی جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر کوئی رقم یا جائیداد حصہ جائیداد میں ادا کر کے رسید حاصل کر لوں گی۔ تو اس قدر رقم حصہ وصیت میں سے منہا کر لی جائے گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم۔ المرقوم قریشی محمد شفیع عابد موصی ۹۲۹۳ قادیان مورخہ ۲۶/۴/۶۲ - الامۃ بشیرہ بیگم - گواہ شد:- غلام حسین درویش خاوند موصیہ سکنہ قادیان ضلع گورداسپور۔ گواہ شد سکندر خاں ولد لال خان قادیان ضلع گورداسپور ۲۶/۴/۶۲

نمبر ۸۰۰۷ :- میں سیدہ امۃ الرؤف زوجہ سید ہمام الدین احمد صاحب قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۱/۲ ۱۴ سال بالغہ تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوسمی ڈاکخانہ سونگڑہ ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ آج بتاریخ ۴/۲/۶۰ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) زیورات طلائی و نقرئی اڑھائی سو روپیہ اور مہر مبلغ آٹھ سو روپیہ جو میرے خاوند محترم ہمام الدین احمد صاحب کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میں اسکے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان مد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ (۳) اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ (۴) میرے دادا سید عبدالوہاب صاحب آف سونگڑہ نے مجھے کچھ زرعی زمین عطا فرمائی ہے جس کی تفاصیل کا مجھے پورا علم نہیں میرے قبضہ میں آنے پر اس کا دسواں حصہ بھی انشاء اللہ حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں گی۔ فقط الامۃ:- سیدہ امۃ الرؤف

C/O - Hamamuddin Ahmad. 4/14 Tonsa Road Kalma Slope. P-O Jamshadpur (Behar Pran.) گواہ شد:- سید ہمام الدین احمد بقلم خود خسر موصیہ گواہ شد:- محمد شجاعت علی موصی ۲۷۹۷ انسپکٹر بیت المال حلقہ یو۔ پی بنگال۔ بہار اڑیسہ گواہ شد: سید ہمام الدین احمد بقلم خود شوہر موصیہ۔ سیکرٹری وصایا جمشید پور نوٹ:- (۱) یہ وصیت پرانی تھی جو ابھی تک منظور نہ ہو سکی تھی۔ (۲) موصیہ چونکہ وصیت کرتے وقت نابالغہ تھیں اسلئے ان سے ایک ۶۲ء کی تحریر لی گئی ہے کہ وہ اپنی وصیت پر قائم ہیں۔

ولادت

۱- چوہدری محبوب الرحمٰن خان صاحب کے ہاں پانچ لڑکیوں کے بعد مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۶۲ء کو پہلا فرزند تولد ہوا ہے۔ (ڈاکٹر ناصر احمد خان محمود ہوشیارپوری چک ۲۸۵ ای بی نزد عمر پور نبگلہ۔ ضلع منٹگمری)

۲- اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو تیسری بچی مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۶۲ء کو عطا فرمائی ہے۔ (خاکسار محمد نصیب عارف سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کوئٹہ)

۳- عاجزہ کے بڑے بیٹے عزیز اخوند فیاض احمد کو اللہ تعالیٰ نے لاہور میں مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۶۲ء کو لڑکی عطا کی ہے۔ (والدہ اخوند فیاض احمد ۶۹/۴ کھجی دا حرم دروازہ۔ ملتان شہر)

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو لمبی عمر دے۔ نیک با اقبال اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

بی اے کے امتحان میں کامیابی

مکرم عبدالرشید صاحب ارشد رحیم یار خان نے اپنی ہمشیرہ محترمہ ذکیہ رحمان صاحبہ کے بی اے امتحان میں کامیاب ہونے کی خوشی میں ایک غیر از جماعت دوست کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر الفضل جاری کرایا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ارشد صاحب کی ہمشیرہ صاحبہ کی موجودہ کامیابی کو دیگر کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے آمین

(مینیجر روزنامہ الفضل)

اعلان نکاح

مکرمی عزیزم مولوی احمد صادق محمود صاحب مولوی فاضل بی اے مربی سلسلہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ نصیرہ بیگم صاحبہ بنت محترم مولوی محمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ مشرقی پاکستان مبلغ ایک ہزار ایک روپیہ حق مہر پر مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۶۲ء کو محترم مولوی محمد صاحب نے بمقام احمد نگر ضلع دیناج پور مشرقی پاکستان پڑھا۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرماویں۔ نیز دعا فرماویں کہ یہ رشتہ ہر دو خاندان کے لئے بھی باعث مسرت اور مبارک ہو۔

ملک مظفر احمد دار التبلیغ انجمن احمدیہ مشرقی پاکستان
۴ بخشی بازار روڈ۔ ڈھاکہ

مقصد زندگی - و - احکام ربانی
اسی صفحہ کا رسالہ - کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندرآباد - دکن

بدنام سیاستدان ذاتی مفاد کیلئے دستور کو جمہوری بنانے کا نعرہ لگا رہے ہیں

عوام کے حقیقی نمائندے اسمبلیوں میں ہیں۔ صدر ایوب کا لندن میں بیان

لندن ۲۹ ستمبر۔ صدر ایوب نے کل بیان کیا میں ان لوگوں سے ہرگز کوئی سروکار نہ رکھوں گا جنہوں نے ماضی میں پاکستان کو تباہ کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔ لیکن ایسے لوگوں سے ضرور صلاح مشورہ کروں گا جنہوں نے اپنے آپ کو قوم کے اعتماد کا اہل ثابت کیا ہے۔ عوام کے حقیقی نمائندے اسمبلیوں میں ہیں۔

صدر نے کہا کشمیر کا مسئلہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے موجودہ اجلاس میں پیش کرنے کا کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا۔

آپ نے کہا امریکہ صدر کینیڈی اب مسئلہ کشمیر کے بارے میں پاکستان کے موقف کو بہتر طور پر سمجھنے لگے ہیں۔ صدر ایوب نے خیال ظاہر کیا کہ بھارت چین موجودہ سرحدی جھگڑے بھرپور جنگ کی شکل نہیں اختیار کریں گی۔

صدر ایوب جب کل کینیڈا اور امریکہ کے دورے کے بعد نیو یارک سے پاکستان واپس جاتے ہوئے لندن پہنچے تو آپ کی توجہ پاکستانی اخبارات میں شائع ہونے والی ان خبروں کی جانب مبذول کرائی گئی کہ وہ عنقریب سیاستدانوں کی ایک گول میز کانفرنس منعقد کریں گے۔ صدر نے خود کہا بدنام سیاست دان ذاتی مفاد کے لئے ملک کے عوام کے استحصال میں مصروف ہیں۔ آپ نے کہا یقیناً ان لوگوں سے مشورہ کروں گا جنہوں نے ملک کی بہبود کے لئے کام کیا اور اپنے آپ کو قوم کے اعتماد کا اہل ثابت کیا ہے۔ آپ نے سوال کیا۔ ایسے لیڈروں سے صلاح و مشورہ سے کیا فائدہ ہوگا جنہوں نے ماضی میں ملک کو قریباً تباہ کر دیا تھا۔ ان لیڈروں نے ماضی میں صرف یہ ثابت کیا کہ وہ ملک کو لوٹ سکتے ہیں وہ اپنی ذات کے سوا کسی کی نمائندگی نہیں کرتے۔ عوام کے صحیح نمائندے وہ ہیں جو اس وقت اسمبلیوں میں ہیں۔ اگر آپ بدنام لیڈروں کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں تو ان الزامات پر ایک نگاہ ڈالئے جو ان کے خلاف عائد کئے گئے تھے پھر وہ صحیح رنگ میں سامنے آ جائیں گے۔ جب ایک نمائندہ نے صدر کی توجہ سیاست دانوں کے اس مطالبہ کی جانب دلائی کہ ملک کے دستور کو جمہوری بنایا جائے تو آپ نے جواب دیا کہ یہ لوگ دستور کو اس انداز پر جمہوری بنانا چاہتے ہیں کہ وہ آسانی سے ملک اور عوام کو لوٹ سکیں۔

مقتول حکمران کے چچا شہزادہ الحسن نے یمن کے نئے امام ہونے کا اعلان کر دیا

"شہزادہ الحسن یمن واپس آنے کی کوشش نہ کریں"۔ باغی فوجی لیڈروں کا انتباہ

لندن ۲۹ ستمبر۔ یمن کے مقتول امام کے چچا شہزادہ سیف الاسلام نے یمن کا امام ہونے کا اعلان کر دیا ہے اور کہا ہے کہ یمنی باغیوں کو عوام کی حمایت حاصل نہیں اور میں وفادار فوجوں کی مدد سے بغاوت کچل دوں گا۔ ادھر یمن کے انقلابی افسروں نے شہزادہ سیف الاسلام الحسن کو انتباہ کیا ہے کہ وہ یمن واپس آنے کی کوشش نہ کریں۔ باغی لیڈروں نے صدر ناصر کے نام ایک پیغام میں درخواست کی ہے کہ یمن کی نئی حکومت کو تسلیم کر لیا جائے۔

شہزادہ سیف الاسلام الحسن نے کل ایک ملاقات میں کہا کہ میں بغاوت کچلنے کے لئے یمن جا رہا ہوں انہوں نے دعویٰ کیا کہ یمنی عوام کی اکثریت تخت و تاج کی حامی ہے اور صرف چند افسروں نے اقتدار سنبھالا ہے۔ شہزادہ سیف الاسلام الحسن سے جب دریافت کیا گیا کہ کیا آپ براہِ راست یمن جائیں گے تو انہوں نے قدرے لیس و پیش سے جواب دیا ابھی میں صورت حال کا جائزہ لے رہا ہوں۔ آپ نے اصرار کے باوجود یہ نہیں بتایا کہ وہ لندن سے کس مقام کو جائیں گے۔

شہزادہ الحسن کل صبح ہی نیو یارک سے لندن پہنچے تھے۔ نیو یارک میں آپ اقوام متحدہ میں یمنی وفد کی قیادت کر رہے تھے۔ شہزادہ الحسن یمن کے حالیہ واقعات سے بڑے پریشان نظر آتے تھے۔

آپ نے کہا امام البدر کی موت کے بارے میں سرکاری طور پر تصدیق نہیں ہوئی ہے۔ میں یمن جا کر بغاوت کا خاتمہ کرنے کی کوشش کروں گا اور "عوام" کے مفاد میں تمام ضروری اقدامات کروں گا۔ شہزادہ الحسن نے مزید کہا مجھے یقین ہے کہ جب میں یمن پہنچوں گا تو میرا خیر مقدم کیا جائے گا۔

لندن میں یمن کے دفتر نے کل ایک بیان جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ شہزادہ سیف الاسلام الحسن کو یمن کا جائز امام خیال کیا جائے۔ بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ یمن میں بغاوت کا یمنی عوام سے کوئی تعلق نہیں اور وہ بغاوت کی حمایت نہیں کرتے۔

یمن میں نئی حکومت قائم ہوگئی

عدن ۲۹ ستمبر۔ ریڈیو صنعاء نے ایک نشریہ میں بتایا کہ مقتول امام کے سابق حفاظتی دستے کے کمانڈر کرنل عبداللہ السلال کو یمن کا وزیر اعظم اور فوج کا کمانڈر انچیف مقرر کیا گیا ہے۔ خارجہ داخلہ، تعلیم اور ٹرانسپورٹ کے وزراء کا تقرر بھی عمل میں آیا ہے۔ یمنی فوجی ہائی کمان نے اعلان کیا ہے کہ نئی حکومت تمام ملکوں سے دوستانہ تعلقات قائم کرے گی۔ یمن سامراجیت اور غیر ملکی مداخلت کا مقابلہ کرے گا۔

یمن میں انقلاب پر برطانوی حکومت کی تشویش

لندن ۲۹ ستمبر۔ حکومت برطانیہ یمن کے حالیہ واقعات کے بارہ میں ابھی تک خاموشی اختیار کئے ہوئے ہے تاہم حکومت کے قریبی حلقے یمن کے قریبی حلقے یمن کے امام محمد البدر کے قتل سے پیدا ہونے والی صورت حال پر کھلم کھلا طور پر تشویش کا اظہار کر رہے ہیں۔ حکومت کے قریبی حلقے اس امر پر تشویش محسوس کر رہے ہیں کہ کہیں عدن کی ملحقہ نوآبادی یا یمن کی سرحد کے ساتھ دیگر دیاستوں میں بھی گڑبڑ پیدا نہ ہو جائے۔

ہلاک شدگان کی تعداد ۴۵۰ تک پہنچ گئی

بارسیلونا (سپین) ۲۹ ستمبر۔ سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ گزشتہ روز کے قیامت خیز سیلاب کے باعث ہلاک شدگان کی تعداد ۴۵۰ تک پہنچ گئی ہے۔ اس کے علاوہ چھ سو سے زائد افراد لاپتہ ہیں اور ۲۰۰ زخمیوں کو ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔

گھانا کے انجینئر کا دورہ پاکستان

کراچی ۔ گھانا کے چیف الیکٹریکل انجینئر مسٹر کوارڈے مغربی پاکستان کے دورہ پر ۲۸ ستمبر کی صبح کو یہاں پہنچے۔ آپ ایک پاور سٹیشن اور دیگر کارخانوں کا معائنہ کریں گے۔ ہوائی اڈہ پر مسٹر کوارڈے کا استقبال گھانا کے قائمقام ہائی کمشنر مسٹر ڈینیل داؤ نے کیا۔ اس کے علاوہ ہائی کمیشن کے افسر وزارت قدرتی وسائل اور زراعت کے نائب مشیر سید محمود اور دیگر ارکان بھی ہوائی اڈے پر موجود تھے۔ مسٹر کوارڈے ۲۸ ستمبر کی صبح کو ملتان روانہ ہو رہے ہیں۔

درخواست دعا

سید نعیم ارتضیٰ کراچی سے اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے والد مکرم سید ارتضیٰ علی صاحب لکھنوی کی حالت prostate gland کے آپریشن کے بعد تشویشناک ہوگئی ہے۔ پیشاب کے ساتھ خون آرہا ہے۔ احباب جماعت شفائے کامل و عاجلہ کے لئے خاص توجہ سے دعا کریں۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے ——— لاہور ڈویژن

ٹینڈر نوٹس

درج ذیل کاموں کے لئے ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس پر پرسنٹیج ریٹ کے ٹنڈر مطلوب ہیں۔ ٹنڈر مجوزہ فارموں پر جو اس دفتر سے ۸ اکتوبر ۱۹۶۲ء ساڑھے گیارہ بجے تک بعوض ایک روپیہ فی کاپی دستیاب ہو سکتے ہیں زیر دستخطی ساڑھے بارہ بجے تک وصول کریں گے اور اسی روز ساڑھے بارہ بجے برسرِ عام کھولیں گے۔

نمبر شمار	کام کا نام	تخمیناً لاگت مع ٹنڈر پرسنٹیج	زر بیعانہ جو ڈویژنل پے ماسٹر لاہور کے پاس جمع کرایا جائے گا	تکمیل کی مدت
۱	جڑانوالہ کے مقام پر ٹی۔ آئی کے کوارٹر کو ۲۹-۵ ٹائپ کوارٹر میں تبدیل کرنا	۱۸۰۰۰/- روپے	۵۰۰/- روپے	چار ماہ

۲۔ جن ٹھیکیداروں کے نام منظور شدہ فہرست پر ہیں وہی ٹنڈر دیں جن کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست پر نہیں ہیں انہیں اپنے کاغذات نامزدگی ہمراہ لا کر ۸ اکتوبر ۱۹۶۲ء سے پیشتر رجسٹرڈ کرا لینے چاہئیں۔ کاغذات ان کے سابقہ تجربہ اور مالی حیثیت کے ہونا۔

۳۔ مفصل شرائط اور ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس پلان زیر دستخطی کے دفتر میں کسی بھی یوم کار کو دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے کی انتظامیہ سب سے کم نرخ یا کسی ٹنڈر کو منظور کرنے کی پابند نہیں ہے یہ ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ زر بیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور کے پاس ۸ اکتوبر ۱۹۶۲ء سے پیشتر جمع کرا دیں۔ ٹھیکیداروں کو ریٹ لیبر اور میٹریل سمیت دینے چاہئیں اور ٹنڈر دینے سے پیشتر موقع کا معائنہ کر کے اپنا اطمینان کر لینا چاہیئے۔

۴۔ ٹھیکیداروں کو اگر ضرورت ہوئی تو سابقہ سامان میں سے کارآمد اشیاء اینٹیں۔ دروازے۔ کھڑکیاں وغیرہ استعمال کرنا ہوں گی۔ ان آئیٹموں کے لئے لیبر ریٹ دیا جائے گا۔ بقیہ سامان ٹھیکیدار کو خود فراہم کرنا ہوگا جس کے لئے لیبر اور میٹریل ریٹ دیا جائے گا۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ۔ لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴